لڑائی جھگڑوں سے اجتناب اور باہمی صلح کے متعلق پر معارف خطبہ

اللہ کے نزدیک لوگوں میں سے سب سے زیادہ ناپسندیدہ وہ شخص ہے جو زیادہ جھگڑالو ہے

اللّٰہ کا تقویٰ اختیار کرتے ہوئے آپس کے جھگڑوں کو ختم کر دینا چاہئے۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 17 ستمبر 2004ء بمقام بیت الفتوح مورڈن لندن کا خلاصہ

خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 17 ستمبر 2004ء بیت الفتوح مورڈن لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جس میں آپ نے معاشرہ کے لیول پر ہونے والے لڑائی جھگڑوں اور فسادوں سے بچنے اور باہمی صلح کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ حضور انور کا یہ خطبہ حسب سابق احمدیہ ٹیلی ویژن نے براہ راست ٹیلی کاسٹ کیا اور متعدد زبانوں میں اس کا رواں ترجمہ بھی نشر کیا۔

حضور انور نے سورۃ الحجرات کی آیات نمبر 10`11 تلاوت فرمائیں جن کا ترجمہ یہ ہے۔ اور اگر مومنوں میں سے دو جماعتیں آپس میں لڑ پڑیں تو ان کے درمیان صلح کرواؤ۔ پس اگر ان میں سے ایک دوسری کے خلاف سرکشی کرے تو جو زیادتی کر رہی ہے اس سے لڑو یہاں تک کہ وہ اللہ کے فیصلہ کی طرف لوٹ آئے۔ پس اگر وہ لوٹ آئے تو ان دونوں کے درمیان عدل سے صلح کرواؤ اور انصاف قائم کرو۔ یقیناً اللہ تعالیٰ انصاف کرنے والوں سے محبت کرتا ہے پس اپنے دو بھائیوں کے درمیان صلح کروایا کرو۔ اور اللہ کا تقویٰ اختیار کرو۔ تا کہ تم پر رحم کیا جائے۔

حضور انور نے فرمایا کہ آجکل اخبار روزانہ خبروں سے بھرے ہوتے ہیں کہ فلاں ملک میں یہ فساد ہو رہا ہے فلاں ملک میں وہ فساد ہو رہا ہے لوگ آپس میں بھی لڑائیوں میں لگے ہوئے ہیں۔ عدالتوں میں جاؤ تو یوں لگتا ہے کہ سوائے لڑائی جھگڑوں اور مقدمہ بازیوں کے لوگوں کو اور کوئی کام ہی نہیں۔ حضور انور نے فرمایا کہ اس زمانے میں مومنوں کو۔ زمانے کے امام کو ماننے والوں کو یہ نصیحت ہے کہ جب بھی ایسی صورت ہو تو تم نے اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔ فریقین میں صلح صفائی کروانے کی کوشش کرنی ہے۔ چاہے گھریلو لیول پر میاں بیوی کے جھگڑے ہوں چاہے وہ کاروباری یا جھوٹی انا کے جھگڑے ہوں۔

حضور انور نے اس خطبہ میں معاشرے کے لیول پر ہونے والے جھگڑوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ مومن کو یہ حکم ہے کہ اول تو تم ان جھگڑوں سے بچو اور اگر کبھی ایسی صورت پیدا ہو جائے کہ آپس میں لڑائی جھگڑے ہونے لگیں تو دوسرے مومن آپس میں مل بیٹھیں اور ان کی آپس میں صلح کروا دیں دونوں کو قائل کریں کہ چھوٹی چھوٹی باتوں پر لڑنا اچھا نہیں۔ کیوں اللہ کے نافرمان بنتے ہو۔ کسی کو قانون ہاتھ میں لینے یا بدلہ لینے کا اختیار نہیں۔ اگر سمجھانے سے وہ باز آ جائیں اور صلح صفائی سے فیصلہ پر پہنچ جائیں تو ٹھیک ہے ورنہ جو فیصلہ نہیں مانتا اس کو سزا دو۔ اسے معاشرے میں کوئی مقام نہ دو۔ اس کے ہمدرد اور حمایتی نہ بنو۔ ورنہ سزا یافتہ کی اصلاح نہیں ہو سکتی۔ فیصلہ غلط ہو یا صحیح۔ اب معاشرے کا کام ہے کہ اس پر عمل درآمد کروائے اور جب اس دباؤ کی وجہ سے دوسرا صلح پر راضی ہو جائے تو پھر نہ ہی معاشرے کو اور نہ ہی نظام جماعت کو کسی قسم کی انا کا مسئلہ بنانا چاہئے۔ گزشتہ تعزیر کو بھول جائیں اور فیصلہ پر عمل درآمد کرنے والے کو وہی مقام دیں جو سب کا ہے دلوں سے کینے نکال دو کہ ایسے لوگوں سے اللہ محبت کرتا ہے اور یہی کامیابی ہے۔

حضور انور نے معاشرے کی اصلاح کے بارے میں آنحضرت ﷺ چند احادیث پیش فرمائیں۔ ایک حدیث میں آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں وہ شخص کذاب نہیں کہلا سکتا جو لوگوں کے درمیان صلح کروانے کی غرض سے صرف اچھی بات پہنچائے۔ ایک اور حدیث ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا ایک مسلمان کے لئے جائز نہیں کہ وہ اپنے بھائی سے تین دن سے زیادہ قطع تعلقی کرے۔ اسی طرح آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں کہ اللہ کے نزدیک لوگوں میں سب سے زیادہ ناپسندیدہ وہ شخص ہے جو سب سے زیادہ جھگڑالو ہے۔ حضور انور نے فرمایا کہ ہر احمدی کو تقویٰ اختیار کرنا چاہئے اور خدا کا پسندیدہ بننے کی کوشش کرنی چاہئے۔ آپس کے جھگڑوں فسادوں اور لڑائیوں کو ختم کر دینا چاہئے۔

خطبہ کے آخر میں حضور انور نے سیدنا حضرت مسیح موعود کے چند پاکیزہ ارشادات پڑھ کر سنائے جن میں جماعت کے احباب کو آپس میں صلح کرنے اور دوسرے بھائیوں کے گناہ بخشنے کی طرف توجہ دلائی گئی ہے، حضرت مسیح موعود کا ارشاد ہے کہ تم آپس میں جلد صلح کرو اور اپنے بھائیوں کے گناہ بخشو کیونکہ شریر ہے وہ انسان جو اپنے بھائی کے ساتھ صلح پر راضی نہیں وہ کاٹا جائے گا کیونکہ وہ تفرقہ ڈالتا ہے۔ حضور انور نے فرمایا کہ یہ بڑا سخت انذار ہے۔ خدا کرے کہ ہم آپس کی رنجشوں کو جلد ختم کرنے والے اور صلح کی طرف بڑھنے والے ہوں۔